کیا قربانی فعل جدید ہے

کیا قربانی کا سلسلہ ہندوؤں کی دلشکنی اور چڑانیکی غرض سے

جاری ہوا ہے

جس کا

فیصلہ

عبد الکبیر خاں کبیر جلال پوری نے وید وغیرہ

کتب مذہبی الہامیہ و تواریخ و احکام شرعیہ سے کیا ہے کہ

"نہ قربانی فعل جدید ہے"

نہ ہندوؤں وغیرہ کسی قوم کی دلشکنی یا چڑانے کی غرض سے جاری ہوا ہے بلکہ ابتدار عالم سے۔ بحکم کتب الہامی بزرگان دین کی تقلید ادائے سنت اور نجات کی غرض سے فرض کو پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جو اس میں ہارج ہوں وہ وید سے بے بہرہ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا قربانی فعل جدید ہے؟ اور کیا قربانی کا سلسلہ ہندوؤں کی دلشکنی یا چڑانے کی غرض سے جاری ہوا ہے؟ کیا قربانی میں خلل انداز ہونے والا حق بجانب ہے؟۔

یہ ایک سوال ہے جو خدا پرست لوگوں کیواسطے ذرا زیادہ غور طلب امر ہے چونکہ دنیا میں دو فریق خدا پرست انسانوں کے ہیں۔ ایک وہ جو برہما سے نسل انسان کا سلسلہ مانتے وید اور اس کے متعلق کتب کو الہام گردانتے۔ دوسرا وہ جو حضرت آدم سے سلسلہ انسانی قایم کرتا اور وقتاً فوقتاً بذریعہ مختلف انبیاء علیہم السلام وحی کا اترنا تسلیم کرتا ہے۔

ہر دو فریق متوجہ ہوں۔ اگر قربانی واقعی کوئی فعل جدید ہے۔ یا اُس سے ہندوؤں کی دلشکنی یا چڑانا مقصود ہے۔ تو یہ حرکت نہایت قبیح و مذموم قابل نفرت ہے اس سے مسلمانوں کو ضرور پرہیز کرنا لازم اور ترک کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ہندو برادر ہمسایہ ہونیکی وجہ سے حق ہمسائیگی رکھتے ہیں حقوق ہمسائیگی اگر بیان کئے جائیں تو یہ مختصر رسالہ بہت طویل ہو جائے۔ لہذا اس کو نظر انداز کرتا ہوا اصل مطلب کی جانب رجوع کرتا ہوں۔ کیونکہ ہمارے درمیان کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ابتداء عالم کیا ہزار بارہ سو برس کی عینی داستان سُنا سکے۔ لہذا مجبوراً کتب کی جانب نگاہ دوڑانی پڑتی ہے ان سے ثبوت بہم پہنچانے کی ہمت کرتے ہیں۔ لہذا سب سے پہلے ان کتب سے جو منجانب خالق کائنات منسوب

کی جاتی ہیں۔ دویم وہ جو کسی قوم کا شرعی قانون تسلیم کی جاتی ہیں بعدہٗ وہ کتب جن کا سلسلہ علم تواریخ سے متعلق ہے جسپر کسی واقعہ کے ہست یا نیست کا مدار ہو سکتا ہے۔ لہذا اہم سوال زیر بحث میں ان ہی سے مدد لیتے ہیں۔ معتقدین وید کے خیال کے وید ابتدار عالم سے یعنی برہما کے زمانہ سے ہیں اس واسطے رگوید مطبوعہ شرتی بودہ آفس بمبئی منڈل پہلا سوکت ۱۶۲ منتر ۱۰ کھول کر دیکھتے ہیں (ایک ربھو۔ اچھے جسم کی گائے کو قربان گاہ کے پاس لیجاتا ہے۔ دوسرا ربھو چھری سے کاٹ کر کٹے ہوئے گوشت کے ٹکڑوں کو یگیہ کے وقت ٹھیک ٹھیک جگہ پر اچھی طرح سے رکھتا ہے۔ تیسرا ربھو صبح کے وقت ذبح کئے ہوئے جانور کے گوشت کا ناقابل یگیہ حصہ دور جاکر پھینکدیتا ہے۔ یگیہ کے وقت ماں باپ کو اس سے زیادہ اپنے بیٹے سے کیا چاہیئے) دیکھو سوکت ۱۶۲ کا منتر ۲۲ جسمیں گھوڑے اور بکرے کی قربانی نیز اس کے پکانے۔ بھوننے۔ کاٹنے کے قواعد نہایت احتیاط سے درج ہیں ہر عضو کو جدا کرنے کی ترکیب تحریر ہے پکانے کھانے کے برتنوں کی مفصل تفصیل ہے جو ہم اس رسالہ میں جو گوشت خوری کے متعلق ہی لکھیں گے پھر دیکھو منتر ۳۔ سوکت مذکور (جو بکرا تیز گھوڑے کے آگے چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ دیوؤں کا بڑا پیارا ہے۔ لیکن اس یگیہ کے وقت پوشا دیو کو اس کا بلیدان (قربانی) ہونے والی ہے۔ اس بکرے کی آہنتی دیو بڑے آنند سے چاہتے ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ یہ دیوؤں کا بڑا پیارا پرو ڈاش ہی اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ توشٹا اس بکرے کو اس گھوڑے کے ساتھہ جو

آگے آگے چلتا ہے اور یگیہ کی طرف لے جاتا ہے)

سوکت ۱۶۳ منتر ۱۲۔ (قربانی کرنے کی جگہ پر وہ جوان گھوڑا آپہنچا۔ اس وقت اس گھوڑے کا دل دیو کے دھیان میں مگن ہے۔ اس گھوڑے کا بھائی بکرا بھی اس کے آگے چل رہا ہے۔ گھوڑا اور بکرے کے پیچھے پوتر اُستتی کرنے والے لوگ بھی چل رہے ہیں)۔ یجر وید ادھیائے ۲۵ کے منتر ۲۹ تا ۴۸ گھوڑے بکرے کی قربانی کے متعلق رگوید سوکت ۱۶۲ کے لفظ بلفظ ایک ہیں۔ یجر وید ادھیائے ۲۴ میں شروع سے آخر تک تمام منتروں میں ایک ایک جانور کا نام اور جس دیوتا کے واسطے وہ جانور قربانی کرنا چاہیئے اس کا نام مفصل بتلایا ہے (سوامی دیانند نے ترجمہ کرنے میں چالاکی اور بے جا تصرف کیا ہے جسکی وجہ سے ترجمہ کی عبارت تیلی رے تیلی تیرے سر پہ کولھو کی مصداق ہو گئی جس میں کوئی ربط و تلازمہ وغیرہ کا تعلق نہ ہو کر انمل بے جوڑ ہو گیا) سام وید باب ۱ فصل ۲۔ پر پیاٹھک ۵ منتر ۳ (اے اگنی ہم تجکو روشن کریں گے تاکہ ہم کو بہت دولت بھیجے۔ پس اے جوان بچھڑے بڑے چڑھا دے کے واسطے آسمان اور زمین سے ہمارے پاس آنے کو کہہ) وید کے بعد مقبولیت اور قدامت کا ۳۶ سمرتیوں میں سے جن میں قربانی کے تذکرے ہیں۔ منو سمرتی کو شرف حاصل ہے لہذا بنظر اختصار منو سے دو ایک حوالہ لے کر نذر ناظرین کرتے ہیں دیکھو ادھیائے پانچ شلوک ۳۷ (بہت ہی کھانے کی خواہش ہو تو گھی کا یا آٹے کا جانور بنا کے کھائے مگر دیوتاؤں کو دیئے بغیر کبھی جانور کے گوشت کھانیکی

خواہش نہ کرے.) شلوک ۳۹. (یگیہ کے لئے جانور کے مارنے میں گناہ نہیں یہ کہتے ہیں کہ یگیہ کی مقبولیت یا سدھی کے لئے پرجاپتی نے آپ ہی جانور پیدا کئے. اور یگیہ یعنی (سوختنی قربانی) آگ میں ڈالی ہوئی آہتی اس سب جگت کی ترقی (بہبودی) کے لئے ہوتی ہے. اس سے یگیہ میں جو ذبح ہوتا ہے وہ امر ہے یعنی وہ مرتا نہیں) شلوک ۴۰. (اوشدھی یعنی دھان. جو وغیرہ اور پشو یعنی ہرن وغیرہ اور برکش (پیڑ) یگیہ کے ستون وغیرہ کے لئے اور ترینچ یعنی کچھوا وغیرہ اور پرند چروٹا وغیرہ یگیہ کے لئے فنا ہوئے پھر دوسرا جنم ہونے پر اونچی جاتی میں پیدا ہوتے ہیں.) شلوک ۴۱. ۴۲. ۴۴ ایعہ گوشت مدھپرک ہوتا ہے اس قول سے مدھوپرک میں اور یگیہ میں اور جوتش لوٹم وغیرہ پتری اور دیوکرم میں پشو مارنے یوگیہ (لایق. قابل) ہیں اسکے علاوہ نہیں، یہ منوجی نے کہا ہے. ان مدھوپرک وغیرہ میں پشوؤں کو مارتا ہوا. وید کے حقیقی معنی کا جاننے والا شریف آپ کو اور جانور کو اعلیٰ حالت جو جنت میں رہنے کے قابل عجیب جسم ہی. حاصل کرتا اور پہونچا دیتا ہے) خلاصہ یہ کہ قربانی کرنے والا اور جس جانور کو قربان کیا. دونوں جنت میں جاتے عیش پاتے ہیں. بدنصیب ہیں وہ جو قربانی نہ کریں اور وہ جانور جو قربانی نہ کئے جائیں نیز خلل انداز اما بعد. اگنی. وایو. آدتیہ. انگرا کے بعد اس کلجگ میں پانچویں رشی دیانند بزعم آریہ مہا شنگان پیدا ہوئے اور ستیارتھ پرکاش کتاب لکھی جس کو آریہ پانچواں وید مانتے ہیں اور روزانہ اسمیں ردوبدل تغیر وتبدل. ترمیم تنسیخ کرتے رہتے ہیں ہمیں اس سے

بحث نہیں ہم اصل نسخہ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کا صفحہ ۳۰۲ کھولتے ہیں۔ (یگیہ کے واسطے بانجھ گائے اور بیل کا مارنا درست ہی) صفحہ ۳۹۹ (حیوانوں کے مارنے میں تکلیف کم ہوتی ہے۔ لیکن یگیہ سے فائدہ بہت ہے) صفحہ ۱۴۹۔ (گوشت کے پنڈ دینے سے کچھ گناہ نہیں)۔ اس کے بعد مستند ذریعہ تاریخ کے سوائے نظر نہیں آتا لہذا دیکھو مختصر تاریخ اہل ہند حصہ اول صفحہ ۵۵ (کھانڈوں کے ہاں سال میں دو مرتبہ یعنی تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے زمانے میں خاصکر مصیبت کے وقت پرتھوی کے دیوتا کے لئے انسان کی قربانی چڑہائی جاتی۔۔۔۔ اس کے بعد قربانی کا گوشت اور خون موضع کی آراضی میں جا بجا تقسیم کر دیا جاتا۔) غالبًا ہولی۔ دیوالی اسی کے مٹے ہوئے نشان ہیں۔ دیکھو صفحہ ۶۴ بحوالہ رگوید تحریر ہے (آریہ البتہ بڑے تیوہاروں میں کسی فاضل کو جو مقدس چڑہاؤں کی ادائے رسوم سے خوب واقف ہو منتخب کرتا تہا۔ تاکہ وہ لوگوں کی طرف سے قربانی گزرانے) صفحہ ۶۵۔ (آریوں کو مثل اس زمانہ کے ہندؤں کے گائے کے گوشت سے پرہیز نہ تھا۔ اور ایک طرح کی شراب جو سوم کے پودے سے بنتی تھی پیتے تھے۔ اور یہی گوشت اور شراب اپنے دیوتاؤں پر چڑہاتے تھے) صفحہ ۶۹۔ ("وید کا ایک بھجن" وہ خدا کون ہے جس کے لئے ہم اپنی قربانی گزرانیں؟ وہی ہے جو زندگی اور طاقت بخشتا ہے۔ جس کے احکام کی سب منور دیوتا اطاعت کرتے ہیں۔ حیات ابدی جس کا عکس اور فنائے مطلق جس کا

سایہ ہے جس کو ہم اپنی قربانیاں گزرانیں۔ وہی ہے جو اپنی طاقت کے ذریعہ سے جیتی جاگتی دنیا کا بادشاہ ہے) مذکورہ بالا تحریری حوالوں سے آریہ نیز قدیم یعنی ہند کے اصلی باشندوں میں قربانی کا اہتمام و انتظام بخوبی انجام پا چکا دیکھو صفحہ ۱۲۲۔ (جین ویدوں کو صرف اس قدر مانتے ہیں جہاں تک ان میں اور ان کے مسائل میں موافقت ہے۔ وہ قربانی نہیں کرتے) اس فقرے سے بھی وید میں قربانی کا مکمل ثبوت پایا جاتا ہے صفحہ ۱۴۸ (غیر آریا۔ خونی چڑھاؤں اور انسان کی قربانی کے ذریعہ سے بدروحوں کے غضب کو جن کو وہ دیوتا کہتے تھے۔ دفع کرنے کی کوشش کرتے تھے۔)

حال کے علمار سنسکرت کی شہادت

ڈاکٹر راجندر لال مترا (کلکتہ کے سنسکرت کے عالم) اپنی کتاب "اندو آریہ" میں لکھتے ہیں۔ (ہندوؤں کے نزدیک بھگوان کا سنسارک روپ گئو ہے۔ اس کے مانس کا بھوجن ایسا گھنونا ہے کہ ان میں سے سہسروں لوگ اس کا نام بھی اپنی بھاشا میں نہیں لیتے۔ اس دیش میں بہتری ناش کارک لڑائیاں گایوں کے بدھ (ذبح) پر ہوئی ہیں۔ پرنتو اگلے زمانہ میں، گئو۔ بیلوں، کے بدھ کرنے میں لوگوں کو کچھ بھی چنتا (خوف) دلجا (شرم) نتھی۔ ورن ان پشوؤں کا مانس اتی اُتم بھوجن سمجھا جاتا تھا۔ جب اتتھی (مہمان) گھر پر آتا تب یہہ دیوں کا جیناہی۔ پراچین آریوں کا بیوہار تہا ارتھات وے ان کا تسکار کرنے کے لیے (گئو)

وا بچھڑے کو بدھ کرتے تھے۔ پراچین سمہ (گزشتہ زمانہ) میں مرتکوں کے کریاکرم میں بھی گؤ ماس کی آدیشکتا (ضرورت) ہوتی تھی۔ سنگ جلانے کے لئے ایک گؤ بدھ کی جاتی تھی۔) مسٹر آر سی۔ دت مشہور عالم بھی ڈاکٹر صاحب مذکور کے لفظ بلفظ متفق ہیں۔ تاریخ ہند حصہ میں راجہ شوپرشاد صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں (قنوج کے راٹھور راجہ نے جسکی تخت گاہ کے نشانات ہنوز ۸ میل مربع کی حد میں پائے جاتے ہیں۔ گھوڑے کی قربانی کی قدیم طریقہ پر ایک عام ضیافت کی اور آپ کو کل راجاؤں کا فرمانروا قرار دیا۔) دیکھو رامائن مطبوعہ مطبع نول کشور جنوری ۱۹۰۶ء بال کانڈ سرگ ۱۴ صفحہ ۳۳۔ (جس دیوتا کے لئے جس پشو کا ماس شاستر میں لکھا ہے ہون کئے گئے۔ تس کے بعد کوشلیا نے تین بار پوجا کر کے گھوڑے کو ہاتھ سے اسپرش کر دایا۔ اس دن گھوڑے کا پوجن دن بھر میں سماپت ہوا اور راتری بھر راجہ دسرتھ و کوشلیا و سومتر اور کیکئی ہون کرنے کرانے والے سب کوئی جاگرن کرتے رہ گئے۔ پراتہ کال (صبح) اس گھوڑے کا انڈکوش کاٹ لیا گیا۔ اور گھی میں لپیٹ کر اگن کنڈ میں چھوڑ دیا گیا۔ اور راجہ دسرتھ نے گھران (دھونی) اس کے دھوم کا لیا۔ اور گھران لیتے ہوئے سب پاپ نشٹ ہو گئے اور ایک کنڈ پر سولہ برہمن بیٹھے اور گھوڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اگن کنڈ میں سواہا کر دیا)

کیا اب بھی کوئی شک باقی رہ گیا کہ وید کے ماننے والے برہما سے اپنی نسل چلانے والے آریہ۔ ہندوؤں کے ہاں قربانی کی رسم

قدیم ہے۔ اس وقت بھی ہند دریاستوں۔ آرین راجیہ میں دسہرہ وغیرہ تہواروں
پر بھینسے مارے جاتے۔ کشمیر میں دلہن کے گھر لانے پر بکرے کی قربانی
کی جاتی ہے وغیرہ۔ پران تنتر وغیرہ کتب کے حوالہ جات مذکورہ بالا کتب
کے بعد دینا ضروری نہیں معلوم ہوتے ہم نے اِن میں بھی اختصار ہی
مدنظر رکھا ہے جاننے والے اس کے شاہد ہیں۔ اور ان کتب کو جملہ
فرقے تسلیم کرتے ہیں باقی سے کسی کو کوئی کسی کو کوئی مانتا ہے سب یکساں نہیں
مانتے۔ تواریخ اور علمار موجودہ سے بھی جواز قربانی کی شہادت پیش
کردی۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے اب دوسرے پہلو کو اُلٹ کر
دیکھتے ہیں کہ آدم سے نسل انسان کو ماننے والوں کے ہاں قربانی کا
پتہ ملتا ہے یا نہیں۔

دیکھو پیدایش باب ۴ آیت ۴۔ (ہابیل بھی اپنی پلوٹھی اور موٹی
بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابیل کے ہدیہ کو قبول کیا)
واضح ہو کہ یہ ہابیل۔ آدمؑ کا بیٹا تھا جس کو مسلمان۔ عیسائی۔ یہودی
وغیرہ اپنا جدامجد اور نسل انسانی کا باپ تسلیم کرتے ہیں۔ باب ۸
آیت ۲۰۔ (نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے
پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لے کر اس مذبحہ پر سوختنی
قربانیاں چڑہائیں اور خداوند نے اسکی بو سونگھی)۔ باب ۳۱۔
(تب یعقوب نے اس پہاڑی پر قربانی کی) کتاب دوم تواریخ باب ۷ آیت ۴-۵
(تب بادشاہ یعنی حضرت سلیمان اور سارے لوگوں نے خداوند کے

آگے ذبیحہ ذبح کئے اور سلیمان بادشاہ نے ۲۲ ہزار بیلوں ایک لاکہہ ۲۰ ہزار بھیڑوں کو قربانی کے لئے گزرانا) خروج باب ۲۹ آیت ۱۰ (خداوند نے فرمایا ہارون اور اسکے بیٹے اپنے ہاتہہ اس بیل پر رکھیں اور اس کو روبرو خداوند تعالےٰ کی جماعت کے خیمے کے دروازے پر ذبح کریں) اجبار باب آیت ۱۔ (خداوند نے موسیٰ کو بلایا.... فرمایا بنی اسرائیل سے خطاب کر اور ان کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی مواشی سے یعنی گائے۔ بیل۔ اور بھیڑ۔ بکری سے لاؤ) خروج باب ۴۷.۲۵ (جب ہارون نے دیکھا تو اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائے۔ اور ہارون نے یہ کہہ کر منادی کی۔ کہ کل خداوند کے لئے عید ہے اور صبح کو اُٹھے اور سوختنی قربانیاں چڑہائیں)۔ خروج ۱۶/۸۔ (موسیٰ نے کہا یوں ہوگا کہ شام کو خداوند تمہیں کھانے کو گوشت اور صبح کو روٹی پیٹ بھر دے گا۔

کتاب خرقیل ۴۳/۱۲۔ اور تو کاہنوں۔ بنی لاوی کو جو صدوق کی نسل سے ہیں جو میری خدمت کے لئے میرے نزدیک آتے ہیں خطا کی قربانی کے واسطے انہیں ایک جوان بیل دے) اول تاریخ ۲۱/۲۳ (ارنان نے داؤد سے کہا لیجئے اپنے لئے میرا خداوند بادشاہ جو اسکی نظر میں بہتر معلوم ہو سو کرے۔ دیکھئے۔ تین بیل سوختنی قربانی کے لئے اور تو رج ایندھن کے لئے اور گیہوں نذر کی قربانی کے لئے

دیتا ہوں) اول تاریخ ۲۱ باب ۲۶۔ (داؤد نے وہاں خداوند کا مذبح بنایا۔ سوختنی قربانیوں اور سلامتی کی قربانیوں کو گزرانا۔ ایوب ۴۲ باب ۸ (سو وہ اپنے لئے، بیل، مینڈھے کے میرے بندے ایوب کے پاس جاؤ اور اپنے لئے سوختنی قربانی گزرانو۔ اور میرا بندہ ایوب تمہارے لئے دعا مانگے گا کہ میں اسکی خاطر قبول کروں گا۔) دوم سموئیل ۲۴ باب ۲۴، ۲۵ (داؤد نے بیل وغیرہ پچاس مثقال میں خریدے اور خداوند کے لئے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔) متی ۵ باب ۲۳۔ (اگر تو قرباں گاہ میں اپنی نذر یعنی قربانی لیجاوے، وہاں تجھے یاد آوے کہ تیرا بھائی تجھ سے خفا ہے تو وہاں اپنی قربان گاہ کے سامنے چھوڑ کے چلا جا پہلے اپنے بھائی سے میل کر تب آکے اپنی قربانی گزران۔) متی ۸ باب ۴۔ (خبردار کسی سے مت کہہ بلکہ جا اپنے تئیں کاہن کو دکھلا اور جو قربانی موسیٰ نے مقرر کی ہے، گزران) موسیٰ کی مقرر کی ہوئی قربانی دیکھو۔ احبار باب ۱۴ میں۔ لوقا ۲ باب ۲۴ (خداوند کی شریعت کے موافق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے قربانی کریں) الم رکوع ۷۔ واذ قال موسیٰ لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحو البقرہ۔ کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ اللہ تعالےٰ تم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔

مسلم شریف۔ عن عائشۃ قالت ضحیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقرہ۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

بخاری شریف صفحہ ۴۴۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم صرار امر ببقرۃ فذبحت فاکلوا منہا۔

حضرت جابر بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام صرار میں پہونچے تو گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا پھر وہ ذبح کی گئی۔ اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔

بخیال اختصار ایک ایک دو دو حوالہ ہر کتاب سے دیا گیا ہے تاکہ رسالہ طول نہ پکڑے۔ ورنہ ہر ہر فریق کی کتب سے تمام حوالہ جات قربانی کے متعلق دیئے جائیں تو ایک مجلد کتاب بن جائے۔

حضرت ابراہیمؑ خلیل اور موردبیح وزکریاؑ کی قربانیاں ایسی ہیں جن سے عام انسان واقف ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا صورتوں کی موجودگی میں جبکہ ہم کتب مقدسہ ہر مذہب سے ثابت کر چکے کہ ہر مذہبی کتاب میں خواہ وہ کسی فریق کی ہو قربانی کا حکم عین یعنی فرض ہے۔ جس سے کسی کو بھی جب تک کہ وہ کتب مذکورہ اور خدا کے ماننے کا مدعی ہو چھٹکارا نہیں۔ ہر مذہب میں قربانی کو نجات کا جزو اعظم قرار دیا ہے۔ گناہوں کی تلافی خطاؤں کی معافی مصائب کی دفاعی کا انحصار قربانی پر رکھا گیا ہے۔ پھر کوئی کتاب اس حکم سے خالی نہیں۔ گو اب ایسے افراد پیدا ہو جائیں۔ جو بدھ کی طرح مطلق العنان ہو کر اپنے ذاتی وہم و خیال کو کتب الہی پر ترجیح دیں اور کتب الہامی کے الہامی ہونے سے ہی منکر ہوں۔ یا ان میں تاویلیں گھڑیں۔ یا معنی منترد شلوک و آیات کو اپنی رائے ناقص کا جامہ پہنا کر کچھ سے کچھ بتائیں۔

کیا وہ علماء سلف جنکی کہ سنسکرت و عربی مادری زبان تھی ان کو کتب

مذکورہ کے سمجھنے اور ان کے مطالب حل کرنے کا وقوف نہ تھا۔ وہ علمار جنکی مصنفہ کتب کو سمجھنا اس کے مطلب و معنی کو بلا لغت کی امداد کے جاننا آجکل کے علمار کو دشوار ہے۔ کیا ان کا یہ دعویٰ کہ مقدسہ کتب کے معنی و مطلب ہماری سمجھ میں آئے اور علمار سابقہ اس کے سمجھنے سے محروم رہے۔ بے معنی۔ العنوڈ ہنگ اور خود ستائی نہیں۔ کیا اس کو خود ستائی۔ خود بینی۔ جو سخت عیب اور روحانی بیماریوں میں سے مہلک مرض ہیں نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن جیسے عالی و ماغ۔ نہ ان جیسا علم و سمجھ اور تمیز و ادراک و فہم۔ نہ اُن جیسا پاک بے لوث دل اور خیال نہ ان جیسی بے تعصبی اور ایمانداری نہ ان جیسا انصاف و صاف گوئی ہمارے پاس ہے۔ وہ ٹکے کو اپنا دھرم نہیں جانتے تھے۔ جیسا ہم ٹکا دھرم ٹکا پرم ٹکا پرمم پدم مانتے ہیں۔ بس ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ وہ لوگ ان کتب مقدسہ کے مطالب و مقاصد و معانی نہیں سمجھے اور ہم سمجھے۔ نہیں نہیں وہی حقیقی معنی و مقاصد کو جاننے اور انکشاف کرنے کے شایاں تھے ہمارا ان کے خوشہ چیں شاگرد ہوکر ان پر معترض ہونا۔ "ہماری بلی اور ہمیں کو میاؤں" کی مصداق ہے۔ پس غور کرو۔ سوچو۔ سمجھو کہ وہ لوگ جنکی سنسکرت مادری زبان تھی۔ جنہوں نے عمر میں یوگ ابھیاس۔ مجاہدہ مراقبہ میں صرف کیں رات دن میں کوئی فعل خلاف حکم نہ کیا۔ ہر سانس خدا کے حکم کے موافق لیا۔ ہر قدم منشاء الٰہی کے بموجب اٹھایا اور دھرا۔ جن کے خدمتگار اور جانور سنسکرت بولتے اور سمجھتے تھے وہ

اس کے معنی و مطلب و مقصد کو سمجھنے کے قائل تھے یا ہم۔ جو بقول
شخصے "کہتے ہیں کرتے نہیں منہ کے بڑے لباڑ"۔ اپنی خواہشات کے
پورا کرنے کی خاطر سنسکرت یا عربی پڑھتے ہیں۔ اپنے حلوہ
مانڈے کے واسطے الہام الہام پکارتے اور خدا پرستوں میں
اپنے کو ظاہر کرتے ہیں کتب الہامی کو آڑ بنا کر لوٹنے کھانے کا
شیوہ رکھتے ہیں۔ درحقیقت نہ خدا پرست ہیں۔ نہ الہام کے الہام
ہونے کا یقین نہ ایشور کی ہستی پر اعتقاد نہ کتب مقدسہ کے احکام
کے پابند۔ بلکہ جو کچھ عقل ناقص میں آگیا وہی۔ الہام اور وہی وحی ہے
نہ ان کو یہ تمیز ہے کہ ہماری عقل کتنی ہے اس کی کیا حقیقت ہے اور
معاملات خداوندی میں ہماری عقل کہاں تک دخیل ہے۔ کس درجہ
تک نہیں۔ انہیں اپنا مطلب سدھ کرنے سے مطلب مردہ بہشت
میں جائے یا دوزخ میں۔ لیکن زیادہ افسوس ان لوگوں پر ہے
جو ان ٹکا پنتھیوں کے جھانسوں میں آکر اپنی جان۔ مال۔ عزت
اور دھرم کا ناش کرتے ہیں اور قربانی کے موقعہ پر باہم لڑتے
ہیں۔ ہم نے اسی غرض سے ہر دو فریق کی کتب مقدسہ کے
احکام و جواز اور ابتدائے دنیا سے قربانی کا رواج دکھلایا جس سے
پوری طرح معلوم ہو گیا کہ قربانی نہ فعل جدید ہے۔ بلکہ قدیم
ہے۔ نہ ہندوؤں کی دل شکنی و چڑانے کی غرض سے جاری ہے
بلکہ اپنے اور ہندوؤں کے بزرگوں کی رسم و رواج کو پورا کرنے

اور سنت اللہ۔ اور تمام نبیوں ورشیوں کی تقلید نیز وید و قرآن کے حکم کی تعمیل و تائید اپنی نجات و بخشش کے واسطے کی جاتی ہے۔ خدا پرست یعنی ایشور وادی انسان کا اس میں خلل انداز ہونا محض ظلم۔ ناانصافی۔ انیار۔ دہریہ پن۔ ناستکتا۔ ملحدانہ حرکت ہے۔ اس میں خلل انداز ہونے والا نہ خدا پرست ہے۔ نہ ایشور وادی۔

سمجھانا تھا سو سمجھا دیا ہمیں سروکار
اب مان نہ مان تو ہے مختار

ھداک اللہ تعالیٰ

خیر اندیش خلائق

عبدالکبیر خان کبیر

جلال پوری

ہمنے

چھوٹے چھوٹے رسالوں میں ایک ایک مسئلہ حل کرکے
چھپوانا شروع کردیا ہے. چنانچہ "ویدوں کی فحش بیانی
سوامی دیانند کی زبانی اور سوامی دیانند کی ویدوں سے
لاعلمی" "پنڈت کا تمسخر خود اپنے ویدوں پر"۔
"کیا قربانی فعل جدید ہے" "کیا روح و مادہ قدیم ہیں"
لکھدیئے ہیں اور ویدوں سے ہی ہمارے جملہ مسائل
حل ہوں گے ۔

عبدالکبیر خان

کوٹھی حاجی کرم الہی نور الہی سوداگران جفت

بازار بلیماران دہلی